اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

ایڈیٹر
اہلیہ شیخ محمود احمد عرفانی

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ
دو روپے آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۱۳ و ۱۴

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

یکم و پندرہ جولائی ۱۹۳۷ء | ۲۱ ربیع الثانی و ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ سنہ ہجری۔

فہرست مضامین

خریداران مصباح سے دو دو باتیں	۲/۵	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم برما۔
خلافت	۶/۱۲	محترمہ امۃ السلام صاحبہ اختر قادیان۔
ایک باہمت خاتون	۱۳/۱۴	(ب۔ع۔ فنانشل سیکرٹری)
نظم بیاد سعیدہ رشید مرحوم . .	۱۵/۱۶	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم برما
اشتہارات۔ وصیتیں	۱۷/۲۰	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامِ عمل

(نتیجۂ طبع حسن محمد صاحب انیس)

کیا ہے سعی پیہم نے مری دردِ جگر پیدا
ہوا ہے رفتہ رفتہ میرے نالوں میں اثر پیدا

کیا خوئے رضا جوئی سے انکی ملیں گھر پیدا
ہوئے نخلِ وفا سے کس قدر شیریں ثمر پیدا

کرے گی گوہرِ نایاب اک دن چشمِ تر پیدا
انہیں اشکوں سے کرنا ہے مجھے زادِ سفر پیدا

بنایا غیرتِ گلزار اشکِ خوں سے دامن کو
ہماری چشمِ گریاں نے کئے گلہائے تر پیدا

کسی کی ہمتِ مردانہ جب بر روئے کار آئی
پہاڑوں میں بآسانی ہوئے ہیں رہگذر پیدا

اُمیدیں باغباں کی منحصر ہیں ننھی کلیوں پر
انہیں غنچوں سے ہونگے ایکدن گلہائے تر پیدا

اگر باغِ عمل کی خونِ دل سے آبیاری ہو
تو ناممکن نہیں ہوں خشک شاخوں میں ثمر پیدا

رہے گا پھر نہ پنہاں شاید مقصود نظروں سے
ارے او طالبِ دیدار کر ذوقِ نظر پیدا

مجسّم درد بن کر آئے ہیں دُنیائے فانی میں
ہمیں تو موت آجائے اگر ہوں چارہ گر پیدا

وہ دل جو درد سے خالی ہو پتھر اس سے بہتر ہیں
جگر بیکار اگر اس میں نہ ہو دردِ جگر پیدا

مگر اے کس مپرسی تو گذر جا حدِّ آخر سے
نہیں پروا اگر لاکھوں بھی ہوں بیداد گر پیدا

ہوئی برباد دُنیا عقل کے پتلوں کی کثرت سے
الٰہی پھر زمانہ میں ہوں چند آشفتہ سر پیدا

انیسِ زار زادِ آخرت کی فکر کیا مجھکو
کئے ہیں مدّتوں اشکِ ندامت سے گہر پیدا

خلافتِ حقّہ سے اظہارِ عقیدت

جب سے موجودہ فتنہ ظاہر ہوا ہے، جماعت احمدیہ میں خلافت سے اظہارِ عقیدت ہر مقام سے ہو رہا ہے۔ اور سب نے یک زبان ہو کر یہ جتا دیا ہے کہ وہ خلافت کو ایک نعمت الٰہی یقین کرتے ہیں۔ اور اس کی اطاعت ہی میں اپنی دین و دنیا کی سعادت سمجھتے ہیں۔ قادیان کی ہر ایک مسجد کے حلقے میں جلسے ہوئے۔ علماء نے تقریریں کیں اور احمدیوں نے نہایت خلوص و جوش عقیدت سے ریزدلیوشن پاس کئے ہیں۔ اور بیرونجات سے بھی ہر جماعت کی طرف سے پیغامات آرہے ہیں۔ کہ ہم سب مرکز سے وابستہ ہیں۔ اور کوئی فتنہ پرداز طاقت ہمیں لغزش میں نہیں لاسکتی۔ لجنات اماء اللہ نے بھی اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اور کیا قادیاں کے مختلف محلوں میں اور کیا بیرونجات میں عقیدت و خلوص کے مظاہرے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ثابت قدم اور ایمان کی نعمت سے متمتع رکھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

108

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۷ء

خریداران مصباح سے دو دو باتیں

(محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ شمیم برہما کے قلم سے)

ایک طویل عرصہ سے بیمار ہوں۔ اتنی ہمت ہی نہیں کہ مضمون نگاری کرسکوں۔ آج پندرہ جون کا مصباح کھولا۔ ایک طویل فہرست بقایاداروں کی دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی؎

اُف!! کتنے تعجب کی بات ہے کہ آسودہ حال بہنوں کی طرف تین تین سال کا چندہ رُکا ہوا ہے؎

غور طلب امر یہ ہے کہ اگر سارے اخبار اسی قاعدہ کے ساتھ چلا کریں کہ خریداروں کو اخبار تو برسوں پہنچاتے رہیں۔ اور چندہ بھی خریداروں کی تحویل میں جمع رہنے دیں، تو اخبارات کتنے دن زندہ رہینگے؎

یہ طریقہ قاعدہ کے خلاف اور معیوب ہے۔ کہ برسوں اخبار کے چندے بقائے میں رہنے دیئے جائیں۔ ہمارے گھروں کے اخراجات میں اگر تنخواہیں باقاعدہ نہ آجایا کریں تو کیسی دقتیں پیش آئیں۔ تو سوچنا چاہیئے۔ کہ بغیر پیسے کے کونسے کام چل سکتے ہیں۔ تمام شعبوں کا یہی حال ہے؎

اخبارات کا گزارہ بھی چندے کے سہارے چلتا ہے۔ اگر چندے ہمارے گھروں میں جمع ہوتے رہتے ہیں تو اخبار کی زندگی کا خدا حافظ؎

کیا ہماری بہنیں پسند کرتی ہیں کہ گورنمنٹ ہمارے شوہروں کی تنخواہیں دو دو تین تین برس روک کر اکٹھی دے دیا کرے؟

حیرت ہے اچھی آسودہ مرفہ الحال بہنوں کی طرف اخبار کا برسوں کا چندہ رُکا ہوا ہے۔ حالانکہ وہ خدا کے فضل سے چندوں کو پیشگی بھی بخوبی ادا کرسکتی ہیں۔ پھر اس تساہل اور غفلت و بے پرواہی کی وجہ میری تو سمجھ میں نہیں آئی؎

اخباری قاعدہ تو یہ ہے۔ کہ چندہ پیشگی ادا کیا جائے۔ اور اخباروں کی پیشانیوں پر یہ وضاحت شدّ و مد سے کی ہوئی ہوتی ہے کہ "چندہ بہر حال پیشگی"۔

کیا میری بہنیں اس اصول سے واقف نہیں؟ اگر واقفی کے باوجود چندہ روک رہی ہیں تو بہت بُرا کر رہی ہیں۔ اور اگر ناواقفی سے ایسا ہو رہا ہے۔ تو یہ بھی بڑی افسوسناک بات ہے کہ ہماری بہنیں تعلیم یافتہ ہو کر ایسے معمولی قواعد سے بھی ناواقف ہیں؎

سو میں اپنی بہنوں کی خدمت میں زوردار اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہوں: کہ اس خلاف قاعدہ روش کو ترک کریں۔ اپنے اخراجات کم کرو۔ اور مصباح کے تمام بقائے ایک ایک پائی ادا کر دو۔ آئندہ کی خریداری کا چندہ پیشگی دے دو۔ اور ہمیشہ اس قاعدہ کی پابندی کرو +

ہم مانی ہوئی منظم جماعت ہیں۔ ہمارا پیارا آقا (خدا اس کی عمر دراز کرے) اصُول کا حامی، خود بے حد با اصُول اور ہمیں با اصُول دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہمارا یہ بے اصولاپن نہایت نامناسب ہے +

برائے خدا غور کرنا چاہیئے۔ کہ ایک ہی آپ کا اخبار اور وہ بھی بالکل معمُولی چندے کا، جسے ادا کرتے ہُوئے بھی کم سے کم مجھے تو شرم آیا کرتی ہے۔ آپ اسے بھی اچھی طرح نہیں سنبھال سکتیں؟ میرے بچوں کے نام اخبار "پھُول" آتا ہے جسکا پانچ روپیہ چندہ ہے۔ ہفتہ وار اور ظاہری حالت اور دلچسپیاں "مصباح" سے کئی گُنے بڑھ کر۔ کیا یہ خود بخود پیدا ہوگئی تھیں۔ یا بچوں کی توجہ کا نتیجہ ہے؟ مجھے تو بچوں کے سامنے اس "ماؤں" کے اخبار کو ہاتھ میں پکڑتے ہُوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب بچے کہتے ہیں "امّاں جان لیجیئے ہمارا اخبار آپ پڑھیئے۔ اور اپنا ہمیں دیجیئے" تو میں بڑی ہی نادم ہو جاتی ہوں۔ کتنے شرم کی بات ہے۔ کہ بچوں نے تو اپنے اخبار کی سرپرستی کا حق ایسا ادا کر دیا۔ کہ اب وہ بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ مگر ایک ہم بچوں کی "مائیں" ہیں۔ کہ اپنے اتنے معمُولی سے اخبار کی طرف سے اس قدر غفلت برت رہی ہیں۔ کہ اڑھائی روپیہ کا اخبار اپنی پیدائش پر آٹھ نو برس گذر چکنے کے باوجود قد و قامت کو ایک چاول برابر نہیں بڑھا سکا۔ پیدائش کے وقت پھر تھوڑی بہت جاذبیت اور آن بان رکھتا تھا مگر آج اسمیں بھی کمی ہو رہی ہے۔ مضامین کی کمی خریدارو[ں] کی کمی، اور ستم بالائے ستم یہ کہ برسوں کا چندہ ادا کیئے بغیر اخبار وصول کیا جا رہا ہے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ کسی بچے سے تو پوچھ دیکھیئے، کہ تمہارے اخبار کا چندہ ایک پیسہ بھی تمہارے ذمّہ بقایا ہے؟

اوّل تو اخبار والے جنکے اخباروں کے مصارف بر آنے کا واحد ذریعہ چندے ہی ہیں۔ بقائے پر اور بغیر پیشگی قیمت وصول کیئے اخبار ہی کیوں جاری کرنے لگے۔ دُوسرے جو قارئین چندے قاعدہ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو مطالعہ اخبار کا شوق ہی کہاں ہؤا۔ یہ تو ان کی بلاشوقی کی دلیل ہوئی! اور جب اخبار بہنوں میں شوق کی کمی ہُوئی، تو اخبار کے سنورنے دلچسپ بننے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟ بیچارے اُدارے والے اپنا خونِ جگر تو اخبار کے سینچنے اور بہتر بنانے میں لگا سکتے ہیں۔ لیکن جب آپ چندے ہی ادا نہ کریں تو اُن کا صرف خونِ جگر کیا کیا کر سکے گا؟

پس میری بہنو! اگر آپ اور کچھ امداد اخبار کی نہیں کر سکتیں تو برائے خدا اتنا تو کرو۔ کہ اپنے اگلے پچھلے چندے تو ادا کر دو۔ کہ یہ بھی اخبار کی بھاری امداد ہوگی +

میں نے اکثر ایڈیٹر صاحب کی اپیلیں چندے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادائیگی کے متعلق پڑھی تھیں۔ مگر میرے وہم میں بھی چندے کی عدم ادائیگی کی یہ صورت نہ آئی تھی۔ کیونکہ میں تو سمجھ ہی نہیں سکتی۔ کہ بغیر چندہ ادا کئے بھی اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتی تھی۔ کہ شائد کچھ نادار بہنوں کی طرف چندوں کی معمولی رقمیں ہونگی۔ (اگرچہ یہ بھی کوئی دستور نہیں مگر شائد اخبار نے ان کو رعائت دی ہو) مگر آج کے اخبار میں فہرست دیکھ کر تو میں انگشت بدنداں رہ گئی۔ اُف اتنی بھاری رقوم بقایوں میں ہے۔ اور وہ بھی مرفہ الحال بہنوں کی طرف۔ جائے تعجب ہے، آخر یہ رسم اخبار نے بھی کسی قاعدہ کی رُو سے جاری کی؟؟ بہر حال اگر اخبار نے آپ کو اس طرح کی رعائت دے دی تھی، تو مثل ہے۔ کہ "سجن ہاتھ دے تو اُسے نگل ہی نہیں جاتے"۔ آپ کو اس بات کا خود احساس چاہیئے تھا۔ کہ اگر سب ہی یہ طریقہ اختیار کر لیں گے، تو بغیر ادائیگی چندہ اخبار کیسے زندہ رہ سکے گا؟

کیا میں توقع رکھوں۔ کہ میری اس اپیل سے آپ متاثر ہو کر اپنی ذمہ واری کا احساس کریں گی۔ اور بذریعہ منی آرڈر اپنے اپنے بقائے صاف کر کے آئندہ کی خریداری کا چندہ بھی پیشگی ادا کریں گی؟؟ تاکہ اپنے مصارف حاصل کر کے اخبار آسانی اور دلجمعی کے ساتھ اعلیٰ شان میں آپکی خدمت کر سکے۔ آپ مستعدی اور توجہ سے کام لیکر اپنے اپنے بقائے نیز آئندہ کی پیشگی قیمتیں قاعدہ کے مطابق ادا کر دیں اور کر دیا کریں، تو مجھے اُمید ہے۔ ہمارا اخبار جلد سے جلد اپنی صحت اور وزن میں ترقی کریگا۔ زیادہ سے زیادہ دیدہ زیب اور حسین بن کر ہماری موجودہ پستی کو دُور کرنے میں ممد بن سکے گا۔ ہماری ندامت فخر اور خوشی سے بدل سکے گی۔ مگر یہ سب کچھ آپکی ہمتوں سے ہو سکے گا۔ اگر آپ ہی خواب گراں سے نہ چونکیں گی، تو یہ ممکن نہیں کہ آپ کے پرچے کو سُدھارنے کے لئے کوئی غیبی امداد آئے۔ میں تو یہ اُمید رکھنا چاہتی ہوں۔ کہ میری اپیل کو پڑھتے ہی بہنیں اپنے سو کام چھوڑ کر بھی چندے کی ادائیگی کی فکر کریں۔ جس طرح ایک زندہ اور ترقی کرنے والی قوم کی خواتین کے شایاں رُوح ہونی چاہیئے۔ اسی طرح سے کام لیکر اس طرف توجہ مبذول فرمائیں اور ثابت کر دیں کہ ہم واقعی زندہ اور ترقی کی تڑپ رکھنے والی قوم کا جزو ہیں؟

نیز ہر شہر کی لجنہ سے استدعا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے شہر کی بقایا داران کی طرف فوری توجہ پھیریں۔ کسی اچھی چلتی ہوئی دوکان کا بھی لوگوں کی طرف اتنا کثیر بقایا ہو۔ اور وہ برسوں وصول نہ ہو تو ضرور وہ دوکان دیوالیہ ہو جائے گی۔ کیا آپ کو اپنے اس ننھے منھے سے اخبار کی زندگی اور صحت کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے؟ بس اُٹھو توجہ دو اور ضرور دو۔ لجنہ خاص طور پر مخاطب ہے کہ وہ پوری کوشش، ہمت اور فکر سے معہ آج کے بقائے وصول کر کے دفتر کو بھیجے اور اپنے اجلاسوں میں خریداروں کو توجہ دلائے۔ کہ چندے ہر صورت پیشگی ادا ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہئیں۔ ادا کرنے کی ضرورت، اہمیت، اور اس اصول کی پابندی ان کے ذہن نشین کریں۔ یہ لجنہ کا فرض ہے ؛

چندے ادا کرنے والی اور اس بارے میں کوشش کرنے والی بہنوں کے نام ایڈیٹر صاحب شکریہ کے ساتھ درج اخبار فرمائینگے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کتنی بہنوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور تا دوسری بہنوں کو بھی اپنے فرض کی طرف توجہ ہو ؛

ہاں بہنو! میری معزز بہنو! میری اس دست بستہ معروض پر آپ کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ للہ اسے (خدا نہ کرے) صدا بصحرا نہ بنا دیں ؛

مَیں اخبار کے بقائے دیکھکر پریشان اور نہایت فکرمند ہو رہی ہوں۔ اسی لئے سخت ناتوانی کے باوجود آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ گو حاضر ہونے کی ہمت بالکل نہ تھی۔ مگر مصباح کے حالات نے مجبور کر دیا۔ کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں ؛

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین

آپ کے جواب باصواب کی منتظر آپ کی دور افتادہ بہن

شمیم از اپر برہما

ایڈیٹر:۔ فہرست اسماء بقایا داران ۱۵ جون کے مصباح میں چھپ چکی ہے۔ اور اس کے علاوہ وہ مصباحی بہنیں ہیں جن کی طرف سے سال حال کا چندہ نہیں آیا یا ایک سال سے چندہ نہیں آیا۔ ان کی فہرست اگلے مصباح میں چھپے گی۔ محترمہ شمیم صاحبہ کی اپیل خدا کرے دل نشین ہو۔ اور مصباحی بہنیں بقایا سالہائے ماسبق کا ادا کر کے اپنے نام مصباح پھر جاری کرا لیں یا جاری ہے۔ تو جاری رکھیں۔ اور سال رواں کا چندہ ادا کر کے ہمیں اس قابل بنا دیں، کہ اخبار باقاعدہ پندرہ روزہ نکل سکیں۔ بوجہ نہ ہونے روپے کے مجبوراً ماہوار نکلا جا رہا ہے ؛

خلافت

خدائے تعالیٰ جو رب العالمین ہے۔ اُسنے جب سے دُنیا کو پیدا کیا۔ انسان کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ رُوحانی پرورش کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اور یہ دونوں سلسلے تاقیامت جاری رہینگے۔ ہر روز دن کے بعد رات آتی ہے۔ رات کے بعد دن۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا کا یہ بھی قانون ہے۔ کہ انسان جو روحانیت کے حصُول کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ صراط مستقیم پر نہیں آسکتا جبتک کہ رُوحانی آفتاب یعنی رسُول یا مصلح مبعوث نہ ہو۔ گو انسان عقل رکھتا ہو۔ لیکن پھر بھی نبی کی تعلیم کا محتاج ہے۔ دُنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گذری جسکی اصلاح کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کوئی ربانی مصلح نہ آیا ہو۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وان من اُمَّةٍ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی دُنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس کی طرف کوئی ڈرانیوالا نہ آیا ہو۔ نبی رُوحانی آفتاب ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سراجاً منیراً کے خطاب سے ظاہر کیا ہے۔ پھر جب خدائے تعالیٰ کی طرف سے رُوحانی آفتاب طلوع ہوتا یعنی نبی آتا ہے۔ تو اس کی تکذیب کی جاتی ہے۔ جیساکہ فرمایا ثم ارسلنا رسلنا تترا کلما جاء امۃ رسولہا کذبوہ۔ اس کا سبب یہ ہے۔ انہیں رُوحانی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ وہ اپنے خیالات پر نہ صرف اڑے رہتے ہیں۔ بلکہ مخالفت اور تکذیب کرتے ہیں۔ مگر انمیں جو لوگ نیک فطرت کے ہوتے ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ مانتے چلے جاتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ہر ایک مذہب کی بنیاد ایک نبی کے ذریعے رکھی ہے۔ اکناف عالم میں نظر پھیر کر دیکھ لو۔ کوئی مذہب بغیر نبی کے نظر نہیں آئیگا۔ چنانچہ نبی کے ذریعے دین پھیلتا ہے۔ پھر جب نبی وفات پا جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے اس دین کی حفاظت کے لئے نبی کے جانشین کو مبعوث فرماتا ہے ؛؛

خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء سے افضل اور سردار بنایا ہے۔ آپؐ کے وجود باجود سے جو مذہب دُنیا میں قائم کیا وہ تمام جہان کے لئے ایک کامل اور تمام مذہبوں سے افضل مذہب ہے۔ خُدائے کریم تا قیامت اس کو زندہ رکھیگا۔ اسی لئے تو خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ جیساکہ قرآن شریف میں فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ الآیۃ (سورہ نور آیت ۵۵) یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان سے خدا وعدہ کرتا ہے۔ کہ ضرور انہیں زمین میں خلیفے (یعنی نبی کے جانشین) بنائیگا۔ جیساکہ ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ اور ان کے لئے ان کا دین مضبوط کرے گا۔ جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ؛

اس آیت میں اللہ تعالیٰ آئندہ خلافت کے ہونے کی خبر دیتا ہے۔ یعنی جس طرح قرآن شریف کے پہلے پارہ میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے وہ کامیاب ہوں گے۔ متقیوں کو کہا کہ یہ انعام تمہیں ملے گا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ متقی کون لوگ ہیں۔ جنپر خدا تعالےٰ کو انعام کرنے ہیں۔ تو مسلمانوں کو پہلی صورت میں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی ہدایت کرنا اور یہ کہنا کہ تمہیں وہ انعام ملیں گے جو پہلے لوگوں کو ملے۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ مسلمان بھی ان لوگوں کے راستے پر چلکر وہی انعام حاصل کریں جو پہلے لوگوں کو ملے تھے۔ کیونکہ اگر ان لوگوں کو انعامات نہیں ملنے تھے تو یہ دُعاء کیوں سکھائی۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ تو سورہ نساء رکوع ۹ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جن لوگوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعام ہوئے۔ وہ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین تھے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللّٰہ ورسولہٗ فاولٰئک الذین انعم اللّٰہ من النبیین والصّدیقین و الشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ یعنی جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا۔ وہ نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں۔ صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اور یہی اچھے ساتھی ہیں۔ اس آیت سے صاف طور پر آئندہ نبیوں کی بعثت کا پتہ لگتا ہے۔ یعنی مومنوں میں سے ہی خلیفہ ہوں گے۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ ضرور خلیفہ بنائیگا۔ اس سے واضح طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ آئندہ خلافت ہوگی ہو کر رہیگی۔ یہ تو ممکن ہے۔ پہاڑ اپنی جگہ سے اُڑ جائیں۔ لیکن یہ ناممکن امر ہے۔ کہ نبی کے بعد خلیفہ نہ ہو۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خلیفے کس طرح ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ ؑ کے یوشع ہوئے۔ اور رسول کریم صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو فرمایا۔ جس طرح پہلے خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح اے مومنو! تم میں سے بھی نبی اور رسول ہونگے اور جس طرح نبیوں کے بعد خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح اب بھی خلیفہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے خلفاء کی کیسے زوردار الفاظ میں خبر دی۔ اسی لئے نبی کو قدرت اولیٰ اور خلیفہ کو قدرت ثانیہ کہتے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی تجلّی کا اظہار کرتا ہے۔ اسیطرح اپنی قدرت کے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ خلیفہ کے وجود کا پتہ دیتا ہے +

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیوں آئیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضٰی لہم۔ یعنی خلفاء کے ذریعے سے اپنے دین کو مضبوط کریگا۔ اس کو چاروں طرف پھیلائیگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس تاکید کا لفظ لا اور نون تاکید کا رکھا ہے۔ کہ تاکیدی بات ہے۔ ضرور ضرور خلیفے آئیں گے۔ پھر کہا کہ لوگوں کی اصلاح کیلئے بڑے خوف آئیں گے اور خطرات پیش آئیں گے۔ وہ دین جس کیلئے نبی نے ساری عمر صرف کردی وہ کہیں بگڑ نہ جائے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمیں عملی طور پر دکھایا۔ کہ جونہی آنحضرت صلعم فوت ہوئے۔ تو دوسری طرف مسیلمہ کذاب نے خروج کر دیا۔ تیسری طرف خود مسلمان لوگوں میں تفرقات رونما ہونے لگے۔ ایسے خطرے کیوقت اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے دین کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھال لیا۔ اس دین کو اکٹھا کیا جو بکھر کر پراگندہ ہونے کی حالت میں جا رہا تھا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے اس دین کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھال لیا۔ تو پھر وہ خطرہ جاتا رہا۔ اور اسلام عرب میں اپنے مضبوط پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔ بعد ازاں خلفاء کے وقت میں اسلام عرب سے نکل کر روم میں گیا۔ روم میں ابھی دین اسلام ترقی کر ہی رہا تھا۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو خدائے عزّوجل نے اپنے پاس بلا لیا۔ اور ان کی جگہ خدا نے اپنا ایک اور خلیفہ یعنی حضرت عمر فاروقؓ کو کھڑا کیا۔ اس طرح یکے بعد دیگر چار خلفاء ہوئے۔ ان چاروں خلفاء کے عہد میں دین اسلام نے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کی جو کہ بعد میں نہیں ہو سکی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے بعد لوگوں نے خلافت کی قدر نہ کی۔ بعد میں بادشاہوں کا دَور دَورہ ہوا۔ گو بادشاہ ہوئے۔ لیکن ان کے عہد میں ایسی اعلےٰ ترقی دینِ اسلام میں نہیں ہوئی۔ جو کہ خلفاء کے وقت میں ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ چاروں طرف ملک میں مسلمانوں کے لئے بے بسی اور بے کسی تھی۔ وہ بیچارے اپنے ملک کو چھوڑ کر ہندوستان میں آ گئے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ لوگوں نے خلافت کی قدر نہ کی ::

عرصہ تک لوگ اس حالت میں رہے۔ آخر خدا کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اُس نے اپنے پیارے مسیح و مہدی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ان مسلمانوں کی حفاظت میں بلکہ مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ آپؑ کا آنا تمام انبیاء کا آنا تھا۔ آپؑ ایک بارش کیطرح تھے جس نے لوگوں کے دلوں کو سرسبز و شاداب زمین کیطرح کر دیا۔ اور پھر وہ ایک عرصہ دراز کے بعد ہرے بھرے کھیت کیطرح ہو گئے۔ آپؑ نے لوگوں میں توحید کو کامل طور پر پہنچایا اور صحیح طور پر پھیلایا۔ آپؑ کی تعلیم سے لوگوں کے مردہ دل از سرِ نو زندہ ہو گئے۔ لوگ سوئے ہوئے جاگ اٹھے۔ پھر جب خدائے تعالےٰ نے آپؑ کو وفات دی تو یہ وہ وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم کا وعدہ پورا کرتا۔ سو اُس نے یہ وعدہ نہایت احسن طور پر پورا کر دیا۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے شور وغیرہ مچایا۔ کہ یہ سلسلہ مٹ جائیگا۔ یہ ہوگا وہ ہوگا۔ اسیطرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی غیر احمدی لوگوں نے شور مچایا۔ کہ اب یہ سلسلہ مٹ جائیگا۔ نیست و نابود ہو جائیگا۔ سو یہ وقت واقعی نہایت خطرے کا وقت تھا۔ خود جماعت کے کئی لوگوں میں تردد پیدا ہو گیا تھا۔ ایسے وقت میں خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور حضرت ابو بکرؓ کی طرح حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کو کھڑا کر کے جماعت کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھال لیا۔ حضرت خلیفہ اوّل چھ سال خلافت کرتے رہے۔ جب آپؓ نے وفات پائی تو اُس وقت بعض لوگوں نے خلافت کی ناقدری کی۔ اور خلافت کو اڑانا چاہا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں بتا دیا۔ کہ یہ سلسلہ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی جیسے لوگوں کی وجہ سے نہیں چل رہا۔ بلکہ خدائی طاقت کے ساتھ چل رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی باگ ایک ایسے شخص کے سپرد کی جس کو اُس نے خود چنا۔ اور مخالفت کرنے والوں کو جماعت سے الگ پھینک کر دین کی حفاظت کر دی۔ اور بتلایا کہ اسی خلیفہ ثانی کے ذریعے سے دُنیا کی تمام قومیں برکتیں پائیں گی۔ چنانچہ خلیفہ ثانی کے وقت میں دین اسلام نے ایسی ترقی کی کہ ولیمکنن لھم دینھم کا وعدہ احسن طور پر پورا ہوا۔ احمدیت پہلے صرف ہندوستان تک ہی محدود تھی۔ لیکن خلیفہ ثانی کے وجود باوجود سے دُنیا کے چاروں کونوں میں اس کا ڈنکا بجنے لگا۔ امریکہ۔ افریقہ۔ دیگر مغربی و مشرقی ممالک جتنے ہیں۔ سب میں آپ نے دین اسلام پھیلانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے مبلغ بھیجے۔ سب جگہ ایسی ترقی ہوئی۔ کہ ہمارے خطرناک دشمنوں نے بھی اس کا اعتراف کر لیا ہے+

کس طرح خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ آپ کے ذریعے سے ان لوگوں نے بھی دین اسلام کو قبول کیا جو کہ یہ کہتے تھے۔ کہ دین اسلام اور اس کے لانیوالے کی کچھ وقعت ہمارے دلوں میں نہ تھی۔ اب انہی لوگوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت اقدس میں ایسے خط لکھے۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ ہم نہیں سوتے جب تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہیں بھیج لیتے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ عیسائی اسوقت کل روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن جو جوش احمدیت کے مبلغوں میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ کئی اخبار بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض نے لکھا ہے۔ کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ عیسائی اسوقت کل روئے زمین پر اپنا پرچم پھیلائے ہوئے ہے۔ ان کے مبلغ بھی احمدیت کے مبلغوں سے زیادہ ہیں لیکن جو جوش احمدیت کے مبلغوں میں ہے ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ جیسا احمدی لوگوں میں جوش ہے، ایسا صحابہؓ کے زمانہ میں تھا۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ احمدیت ایک آتش فشاں پہاڑ کی مانند ہے۔ اگر اس کو پھٹنے سے نہ روکا گیا۔ تو ایک وہ وقت آئیگا کہ یہ پہاڑ پھٹ کر چاروں طرف پھیل جائیگا۔ اور تمام دنیا احمدی ہو جائیگی۔ احمدیت کے ہر بچے میں اس قسم کا جوش پایا جاتا ہے ÷

قادیان کی حیرت انگیز ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ خدا نے ولیمکنن لھم دینھم کا وعدہ پورا کر دکھایا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جو سب سے زیادہ ضروری چیز ہے وہ خلیفہ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ خلفاء کے زمانہ میں جو دین کو ترقی ہوئی۔ جس طرح دین کثرت سے پھیلا۔ وہ کیا بات تھی جس سے ایسا ہوا۔ یہی کہ صحابہ کا خلیفہ کی اطاعت کرنا۔ حکم بجالانا۔ ہر حکم میں۔ ہر بات میں سر خم کر دینا۔ پس خلافت ایک عظیم الشان چیز ہے۔ خلیفہ وقت جماعت کیلئے ایک روح کی مانند ہے۔ اسی کے ذریعے سے جماعت کی بہتر ترقی ہو سکتی ہے۔ یہی ذریعہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اگر کسی اور طریقے سے جماعت کی ترقی ہو سکتی تو وہ بھی بتلا دیتا ÷

اس وقت جو مالی جانی قربانیاں کرنے میں احمدی جماعت کے لوگ پیش پیش ہیں۔ وہ کسی اور جماعت کے لوگ نہیں کر سکتے۔ وہ کیا چیز ہے جس کیوجہ سے احمدی لوگ ترقی کر رہے ہیں؟ یہی کہ انہوں نے خلیفہ وقت کی اطاعت کی اور ہر حالت میں انکے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ جماعت کی ترقی خلیفہ وقت پر ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ لوگ خلیفہ وقت کی کامل پیروی کریں۔ خدا نے فرمایا۔ کہ میں ضرور انکو ترقی دونگا۔ ان کے ذریعے سے دین کو مضبوط کرونگا۔ قوت دونگا۔ پھیلاؤں گا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ لوگ اس کی اطاعت نہ کریں ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۂ وقت دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنکو براہ راست خدا مقرر فرماتا ہے۔ انپر الہام اُتارتا ہے۔ دُوسرے وہ جنکو نبی کے بعد کھڑا کرتا ہے۔ وہ خلیفہ جو نبی کے بعد کھڑا ہوتا ہے۔ گو اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس کو منتخب کرتے ہیں۔ خدا ان کے دل میں ڈالتا ہے۔ کہ اس کو خلیفہ بناؤ یہ خلیفہ بنانے کے قابل ہے۔ اور یہی میرا خلیفۂ وقت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ بھی اسی طرح خلیفہ بنے۔ انکے بعد عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ بھی ایسے ہی بنے۔ یوشع بھی ایسے۔ اب اس زمانہ میں بھی حضرت خلیفہ اوّلؓ۔ ان کے بعد حضرت خلیفہ ثانی بھی ایسے ہی بنے۔ اس زمانہ میں صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ یہ اس لئے کہ صرف اسلام ہی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اور آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق ربانی مصلحوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ مصلحین ان اُمور کو جو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کے خلاف ہوں گے دُور کرینگے اور صحیح تعلیم کو اصلی شان میں دُنیا کے لئے ظاہر کرینگے اِس طرح دین اسلام تازہ ہوگا۔ اب یہ سوال رہجاتا ہے۔ کہ ایسے مصلحوں کا ظہور کب ہوگا۔ اس کے متعلق رسول اکرمؐ فرماتے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے شروع میں ایک شخص کو مبعوث کریگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اس ارشاد کیمطابق ہر صدی کے شروع میں ایسے ربانی مصلحوں کا ظہور

ہوتا رہا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ آئیندہ ظہور بند ہو جائے۔

یہاں ایک بات یاد رکھنی لازمی ہے۔ کہ ہر مذہب کی زندگی کے لئے اس کی الہامی کتاب کی حفاظت ہے۔ جس مذہب کی الہامی کتاب محفوظ نہیں وہ مذہب بھی محفوظ نہیں۔ تو اس لحاظ سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی کتاب ساڑھے تیرہ سو سالوں سے محفوظ اور تا قیامت محفوظ رہیگی۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمّہ لیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ اس قرآن شریف کو اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ پس اسلام کی دائمی زندگی کے دو ثبوت صاف طور پر نظر آرہے ہیں۔ ایک یہ کہ خدائے تعالیٰ نے ربانی مصلحوں کو مبعوث فرمانے کا دائمی سلسلہ جاری کیا۔ دُوسری طرف اس کی مذہبی الہامی کتاب کی آسمانی حفاظت بھی جاری کی۔ اس کے بالمقابل نہ کسی مذہب میں ربانی مصلحوں اور خلیفوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور نہ ان کی مذہبی کتاب آسمانی حفاظت میں ہے۔ اسلام کی دائمی زندگی کے یہ دو زبردست ثبوت ہیں جنکا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اس لئے خدا نے اسلام کے پیرووُں کے لئے فرمایا۔ اے مُسلمانوں آپس میں اتحاد کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوط پکڑو۔ تفرقہ مت کرو۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ اب دیکھئے کہ جب تک اسلام کے پیرو اس بات پر قائم رہے اسلام کی شان و شوکت دُنیا میں ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی رہی۔ جب انہوں نے اس بات کو پس پشت ڈالدیا۔ ان میں تنزل شروع ہوگیا۔ بجائے ایک جماعت کے کئی فرقے ہوگئے۔ اور آپس میں بغض و عناد کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دُوسری اقوام نے غلبہ پالیا۔ اب مسلمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہیں اگلا سا اتحاد و اتفاق نہیں رہا۔ غرضیکہ اس نازک وقت میں باہمی اتحاد و اتفاق کی از حد ضرورت ہے۔ ہندو قوم جو ایک بڑی قوم ہے، ان میں بھی اختلافات رُونما ہو رہے ہیں۔ لیکن باوجود اختلاف کے وہ پھر بھی مسٹر گاندھی جیسے ایک شخص کو اپنا ڈکٹیٹر مقرر کر کے ہر ایک کام میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہندو قوم مُسلمانوں کو بدحال کرنے کی رات دن کوشش کرتی ہے، کر رہی ہے۔ لیکن مسلم لوگ ان تدابیر کے رفع کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ انہیں اتحاد نہیں۔ مسلمان کم از کم سیاسی معاملات میں متحد ہو کر کسی کو اپنا ڈکٹیٹر بناتے تو بہتر ہوتا۔ جب مسلمانوں کی یہ حالت ہو تو یہ ایک اہم سوال ہے۔ کہ پھر ان کی اِصلاح کیسے ہو سکتی ہے۔ اس کے جواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا طریق پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جس طرح اس زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کی اسی طرح خدائے تعالیٰ اب بھی اصلاح کر سکتا ہے۔

اِس زمانہ میں جو ربّانی مصلح خدا تعالےٰ کی آیت کے مطابق اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مبعوث ہوا ہے۔ اسے مان لیں اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کریں۔ اور دیکھ لیں، کہ کیسے اخلاقی، رُوحانی حالتوں کی اصلاح ہوتی ہے؛

پھر یہ سوال کہ ایسے مصلح کی شناخت کیسے ہو؟ سو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایک بڑی درجہ کے عہدیدار ہونے کا جھُوٹا دعویٰ کرے۔ اور سرکاری فرمان جاری کرے۔ تو حکومت ایسے شخص کو فوراً سزا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ کوئی شخص جھوٹا دعویٰ نبوّت کرے۔ خدا کے نام سے جھُوٹے الہامات شائع کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے۔ تو خُدائے تعالیٰ کی سخت گرفت میں آجاتا ہے۔ اور قرآن شریف توریت۔ انجیل کے قانون کے مطابق ہلاک کیا جاتا ہے؛ دُوسرے کوئی جھُوٹا مدعی اور اُس کا سلسلہ دُنیا میں ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ خُدائے تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ کسی مذہب کو وہ جس عرصہ تک زندہ رکھنا مناسب جانے، اس مذہب کے بانی کی وفات کے بعد اس مذہب کی حفاظت کے لئے وہ اپنی طرف سے جانشین مبعوث فرمانے کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی اس آیت استخلاف سے ظاہر ہے۔ اس زمانہ میں اِسلام کی حفاظت کیلئے جس شخص کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کا اسم مبارک میرزا غلام احمدؑ قادیانی ہے۔ آپؑ کی صداقت مندرجہ بالا باتوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ آپؑ کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ آپؑ کے الہامات کھُلے طور پر پُورے ہو گئے۔ ہو رہے ہیں۔ اور ہونگے۔ جس طرح خدائے تعالیٰ نے حضرت رسول کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی خلفاء کا سلسلہ جاری ہے۔ نہایت احسن طور پر سلسلہ کی ترقی ہو رہی ہے۔ کہ خطرناک دشمنوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ بد بخت ہے وہ انسان جو خلیفۂ وقت کی اطاعت سے منحرف ہے۔ اس کیلئے دین و دُنیا میں خسارہ ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وقت میں جو دین کو ترقی ہوئی ہے، وہ خود سلسلہ کی صداقت پر شاہد ہے۔ چنانچہ کشف و الہام جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقت میں لوگوں کو کثرت کے ساتھ ہوئے ہیں، ہو رہے ہیں۔ پس اسلام و احمدیت کی ترقی اتفاق و اتحاد پر منحصر ہے۔ جب تک خلیفہ نہ ہو جماعت ترقی نہیں کر سکتی ؞

اخیر میں خُدا تعالےٰ کے حضور دُعاء کرتی ہوں۔ کہ خُدائے عزّ وجل بہنوں کو اور مجھے بھی اس بات کی کامل توفیق بخشے۔ کہ ہم خلیفۂ وقت کا ہر حکم نہایت احسن طور پر بجالانے پر سر تسلیم خم کر لیں۔ اور جو منافق لوگ جماعت میں رخنہ اندازی پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ خُدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد سے جلد ایسے لوگوں کے گند کو جماعت سے پاک و صاف کر دے ؞ آمین ثم آمین

(امۃ السلام اختر (دینیات کلاس درجۂ ثانیہ)

ایک باہمت خاتون

محترمہ بہن مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہنواز خان میگاڈی گذشتہ سال اپنے بچوں کو بغرض تعلیم قادیان روانہ کرنے کے لئے نیروبی آئیں۔ تو انہوں نے بہن سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد اکرم صاحب غوری سے تحریک کی کہ گذشتہ دو سال تحریک جدید کے چندے کی طرف نیروبی کی خواتین نے کوئی توجہ نہیں دی۔ حالانکہ ہندوستان کی اکثر بہنوں نے قابل رشک حصہ لیا ہے۔ پس آپ تحریک کریں۔ کہ نیروبی کی بہنیں بھی اس ثواب میں شریک ہوں۔ اس پر بہن موصوفہ نے تحریک کی تو اکتوبر ۱۹۳۶ء میں تحریک جدید سال سوم کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیش ہوئی جو ½ ۵۰۲ شلنگ کی تھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؞

مارچ ۱۹۳۷ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اپنی قلم سے ایک اعلان شائع ہوُا۔ جو متواتر جلی قلم سے الفضل میں نکلتا رہا جس میں تیسرے سال کے وعدہ کرنے والے مخلصین سے یہ چاہا کہ وہ اپنے وعدوں کو اگر کسی کا ماہوار اُدا کرنے کی صُورت میں ہے، یا ان کا وعدہ سال کے آخری حصّے میں اُدا کرنے کا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ابتدائی مہینوں میں ہی یعنی مئی جُون تک اپنے وعدے پُورے کر دیں۔ چنانچہ اس پر اکثر جماعتوں اور افراد نے لبیک کہا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہہ رہے ہیں:۔

"نیروبی کی بہنوں کو جس وقت یہ معلوم ہوا۔ کہ حضور چاہتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کا چندہ فوری ادا کیا جائے۔ تو انہوں نے بھی کوشش کی کہ نیروبی کی وعدہ کرنے والی بہنیں بھی اپنا وعدہ جلدی پورا کر دیں چنانچہ محاسب صاحب ڈاکٹر عمر الدین صاحب نیروبی کی اطلاع ہے۔ کہ بہن نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ ملک احمد حسین صاحب نے بحیثیت محاسب تحریک جدید کے چندے کو کامیاب کرنے کی خاص کوشش کی ہے اور عام چندوں کے لئے بھی تن دہی سے اپنے فرض کو ادا کرتی ہیں:۔"

تحریک جدید کے معاملہ میں ان کی یہ کوشش قابلِ شکریہ ہے۔ چونکہ انہوں نے نیروبی کی تمام وعدہ کرنیوالی بہنوں سے سو فیصدی وصولی کر لی ہے اور رقم بھجوا دی ہے۔ لہذا ان کا قلبی شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اطلاع دینا بھی مناسب ہے۔ کہ میں نے ان کی حُسن کارگذاری کی یہ رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دی۔ اور ان کے لئے اور تحریک جدید کی چندہ ادا کرنیوالی تمام بہنوں کے نام معہ رقم حضور کے پیش کر کے ان سب کے لئے دُعاء کی درخواست بھی پیش کر دی:۔ (فنانشل سیکرٹری)

ارشاد امام

میں تازہ فتنوں کے متعلق غور کر رہا، اور ان کے مقابلہ کی تجاویز سوچ رہا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے علوم کا ایک دریا مجھے عطا فرمایا۔ اور ایسا وسیع علم دیا، جو میرے وہم اور گمان میں بھی نہیں تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر دشمن نے ہمارا مقابلہ کیا۔ تو خدا تعالےٰ کی کتاب اُس کے مُنہ پر ایسا تھپیڑ مارے گی۔ کہ اُس کے دانت توڑ کر رکھ دیگی۔ اور وہی حملے جو وہ ہم پر کرنا چاہتا ہے۔ اُس کی اپنی ہلاکت اور بربادی کا موجب بن جائیں گے۔

پس اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں مطمئن ہوں۔ اور ہر شخص جو تم میں سے سچّا ایمان رکھتا ہے۔ وہ دیکھے گا۔ بلکہ ابھی تُم میں سے اکثر لوگ زندہ ہونگے۔ کہ تم ان تمام فتنوں کو خس و خاشاک کی طرح اُڑتے دیکھو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے جمال کی مدد سے سِلسلہ احمدیہ ایک مضبوط چٹان پر قائم ہو جائے گا:۔ خطبہ جمعہ

ولادت باسعادت

آنریری کپتان ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ حضرت امام نے کلیم احمد نام رکھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے:۔ (۲) سید گلاب شاہ صاحب بخاری کے ہاں ۵ر جولائی لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مولود کو نیک صالح عمر والا باقبال بنائے۔ آمین:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نالۂ غم

(بہ یاد مرحومہ سعیدہ بیگم بنت حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ)

زندگی کی تلخیاں مَیں کر نہیں سکتی بیاں
نت نئے صدموں نے ایسا کر دیا ہے نیم جاں
ہائے اَب باقی نہیں دلمیں مرے صبر و قرار
اُف مقدر میں لکھے ہیں کیسے کیسے رنج و غم
اِک پہ اِک بڑھتا ہی آتا ہے چلا تیرِ ستم
اتنی یورش آہ قلبِ ناتواں پر کس لئے
تاب گویائی بھی اب باقی نہیں! واحسرتا
اُف مِری پیاری بہن پیاری سعیدہ ماہ لقا
خود تو جاکر بن گئی دُنیائے پائندہ کی حُور
اے مِری پیاری بہن کیوں ہو گئیں ہم سے خفا
کونسے یاس و الم سے دل ترا اُکتا گیا
ہائے کیا چارہ کروں تیرے منانے کیلئے!!؟
اُف دلِ اندوہگیں پاتا نہیں تجھ بن قرار
تیرے داغِ ہجر سے مَیں ہو رہی ہوں دلفگار
تجھکو تیری ہی قسم اک بار تو صُورت دکھا
یاد کر کے ذَوق تیرا آہ وہ علم و ہنر!!
آہ وہ زندہ دلی، شیریں بیانی خوبتر
تیرے مَرقد پر ہوں افضالِ الٰہی بیشتر
چھوٹ کر رنج و محن سے اب تُو راحت کوش ہو

اُڑ رہی ہیں آہ اُف! قلب و جگر کی دھجیاں
قصّۂ دَرد و الم اب ہو نہیں سکتا بیاں
صبر کا دامن ہُوا جاتا ہے بالکل تار تار
لکھنے کی طاقت بھی اب پاتا نہیں میرا قلم
یا الٰہی اب تو یہ اٹھتے نہیں مجھ سے الم
اے فلک! اب رحم کر یہ آزمانا چھوڑ دے
کِس طرح سے ہو عیاں درد و الم کا ماجرا
چھوڑ کر رونا ہمیں خود چل بسی سُوئے بقا
اُف! میرا ماتم زَدہ دِل ہو رہا ہے ناصبور
کیا قصور ہم سے ہُوا کیوں ہو گئی ہو تم جُدا
کُچھ بتا تو! کیوں نہ آخر تجھکو یہ بھائی فضا
کَون سی ہے راہ تیرے پاس آنے کیلئے؟
رات دن آہیں جگر سے اُٹھ رہی ہیں شعلہ بار
روتے روتے آہ اَب مَیں ہو چکی زار و نزار
اِس دلِ وارفتہ کو تسکین دے بہرِ خُدا
گوہرِ یکتا!! مَیں روتی ہوں تجھے آٹھوں پہر
جو کہ تھی پژمردہ دِل کے واسطے اکسیر گر
پَر نہ بھُولے گی تجھے ہرگز یہ میری چشم تر
تُو ہو جنّت کے مزے ہوں حُور کی آغوش ہو

ہاں کنارِ حوضِ کوثر خوب نوشانوش ہو
تیری فرقت سے جو تیری صنف کا نقصاں ہوا
لے تجھے سونپا خدا کو، حشر میں ملنا ضرور
بس سلامِ شوق میرا سب کو واں دینا ضرور

والدِ ماجد کے، اے پیاری بہن، ہمدوش ہو
اب نہیں ممکن کہ ہو اس درد کی کوئی دوا
جا! کہ تیری منتظر ہے اب وہاں جنت کی حور
دلمیں بستی ہی رہوگی، گو کہ ہو آنکھوں سے دور

تیرے داغِ ہجر کی کلفت نہ دھوئی جائیگی
یاد تیری سینہ و دل کو سدا برمائے گی

کیلوں - چھائیوں اور بدصورتی کا یقینی علاج

لندن سے مس مارگیری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں: "جناب من! میں نے فیسرین کے استعمال سے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے" (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہلِ مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعی کیلوں - چھائیوں - دھبّوں - بدصورتی پھنسیوں - چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمّہ خریدار۔

نوٹ:- کیا فیسرین رجسٹرڈ کے سوائے کسی دوسری کریم کو لندن تک شہرت حاصل کرنیکا فخر حاصل ہوا ہے؟

اہل قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل قادیان اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹ سے خریدیں۔

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

یوٹرون رجسٹرڈ R. g. d

طبقۂ نسوان کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے

یہ ایّام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض۔ زیادتی حیض بندش حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان۔ رطوبت ہسٹیریا یا باؤ گولہ۔ دردِ سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے۔

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو بااولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ (عہ/)

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

وی پی پارسل منگوانے کا پتہ:-

فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

لجنہ عارف والا

موضع عارف والا ضلع منٹگمری میں اگرچہ احمدیہ جماعت ہے۔ لیکن لجنہ اماءاللہ نہ تھی۔ میری خواہش تھی۔ کہ اگر خدا کو منظور ہو تو یہ نیک کام میرے ہاتھ سے سرانجام پائے۔ آخرکار خدا کا شکر ہے۔ کہ خدا نے میری اس آرزو کو پورا کیا۔ اور میں نے ۱۹۳۷ء کی موسم بہار کی چھٹیوں میں چند ایک احمدی عورتوں کو (جتنی کہ تھیں) اکٹھا کر کے ایک مختصر تقریر کی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۴۸۱۳ :- منکہ امۃ اللہ زوجہ ماسٹر محمد یوسف علی صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور قوم سید عمر ۲۳ سال. پیدائشی احمدی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

مہر مبلغ چار صد روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی قیمتی ۳۵۰/- کنٹھہ، کنگن، کانٹے، کلپ، انگوٹھی وزنی پونے دس تولے۔ کُل جائیداد مبلغ ۷۵۰/- روپے۔ مَیں اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ جو رقم میں زندگی میں ادا کروں۔ وہ منہا ہو جائیگی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ اٰمین

گواہ شد :- محمد یوسف علی گمٹالوی موصی ۲۱۲۶ ایس۔ وی ٹیچر خاوند موصیہ ؛ العبد :- امۃ اللہ بیگم بقلم خود ؛ گواہ شد :- سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال والد موصیہ ؛

۴۸۲۳ :- منکہ آمنہ بیگم زوجہ مولوی نذیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری موجودہ جائیداد زیور بتفصیل ذیل قیمتی تقریباً ایک سو پچیس روپے۔ اور بقیہ مہر مبلغ دو صد پینتیس روپے بذمہ خاوند کل تین سو ساٹھ روپے ہے مَیں اس کے ۱/۳ یعنی تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت موجودہ جائیداد سے زائد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر مَیں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بر وصیت داخل کر دوں۔ تو وہ رقم وصیت کردہ رقم سے منہا کر دی جائیگی ؛

گواہ شد :- عبد الرب والد موصیہ ؛ العبد :- آمنہ بیگم ؛ گواہ شد :- عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ؛

۴۸۲۴ :- منکہ غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قوم افغان عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میرا ایک مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ اس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے۔ مَیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس کو منہا کر دیا جائے گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:- محمد طفیل خان ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود
العبد:- غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا ؛
گواہ شد:- محمد ناصر الدین خاں فرزند موصیہ ؛
گواہ شد:- محمد عبد اللہ کلرک آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی حال وارد قادیان ؛

۴۸۲۸ء:- منکہ کرم بی بی بیوہ میاں محمد ابراہیم صاحب احمدی مرحوم قوم خواجہ سیٹھی پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل ہے:-

ایک عدد مکان جو ۱/۲ ۶ مرلہ واقع جہلم میں ہے۔ اس کی موجودہ قیمت مبلغ -/۲۰۰۰ (دو ہزار) روپیہ ہے۔ اس میں میرے چھ بچے بھی شامل ہیں۔ میرا ازروئے شریعت آٹھواں حصہ ہے۔ جو مبلغ -/۲۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے میرے پاس مرکیاں طلائی وزنی دو تولہ اور چاندی ۸ تولہ جن کی مجموعی قیمت -/۷۵ روپیہ ہوتی ہے۔ کل زر وصیت مکان و زیور -/۳۲۵ روپے ہوتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت جو مبلغ -/۸/۳۲ روپے ہوتے ہیں کرتی ہوں۔ جو میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ ادا کر دوں گی۔ بصورت دیگر میری جائیداد سے صدر انجمن احمدیہ کو وصول کرنے کا حق ہوگا۔ اور اگر اس کے علاوہ بھی میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ اگر زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کرسکوں تو اس کے ادا کرنیکا ذمہ وار میرا بڑا لڑکا خلیل الرحمن سیٹھی ہوگا۔ جس کے دستخط بھی درج ذیل ہیں ؛

گواہ شد:- خلیل الرحمن پسر موصیہ بقلم خود ؛
العبد:- کرم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ؛
گواہ شد:- سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان ؛

۴۸۳۱ء:- منکہ امیر بیگم زوجہ سید عبد القیوم صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۹ء ساکن قادیان شریف ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/ جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جس میں میرا زیور بھی شامل ہے۔ اس میں سے میں نے زیور کی صورت میں -/۲۵۰ روپیہ اپنے خاوند سے وصول کر لئے ہیں۔ باقی رقم مہر سے میرے خاوند کے ذمہ ہے ؛

گواہ شد:- سید سلیم شاہ احمدی احمد آباد اسٹیٹ نبی سرا ڈو سندھ حال قادیان ؛ العبد:- امیر بیگم بقلم خود ؛
گواہ شد:- سید عبد القیوم بقلم خود خاوند موصیہ ؛
گواہ شد:- سید محمد اسمعیل سیکرٹری وصایا محلہ مسجد اقصیٰ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۷۷۹: منکہ زینب بی بی زوجہ سید محمود شاہ قوم سیّد عمر ۹۴ سال تاریخ بیعت ۲۷-۱۹۲۸ء ساکن 87/6.R. ڈاک خانہ 88/6.R. تحصیل منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-
میرے پاس اس وقت کوئی نقد روپیہ نہیں ہے۔ صرف ۴ عدد چوڑیاں طلائی جن کی قیمت -/۸۰ روپیہ ہے۔ اور میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو میرے خاوند سید محمود شاہ کے ذمّہ قابل ادا ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:

گواہ شد:- غلام حسین چاہلوی منٹگمری:

العبد:- زینب بی بی بقلم خود: گواہ شد: سید محمود شاہ

وی پی آتے ہیں

جن مصباحی بہنوں نے اس سال کا چندہ تاحال نہیں دیا۔ ان کے نام وی پی کئے جائیں گے۔ مہربانی فرماکر خود ہی بذریعہ منی آرڈر ۱۵ اگست تک بھجوادیں۔ وی پی کا خرچ زیادہ ہوتا ہے:

دانتوں کو خوبصورت بناتا ہے شاہی سنون اکبر پائیوریا کیلئے اکسیر ہے۔

اس سنون کو تمام قسم کے ولائیتی اور دیسی پوڈروں کا بادشاہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ اپنی خوبی اور اثر کے لحاظ سے دانتوں کی تمام امراض کا مسیحا ہے۔ ہلتے دانت۔ دانتوں کا درد۔ خون۔ پیپ۔ ماسخورہ۔ گرم سرد پانی کا لگنا۔ کیڑا۔ میلا پن تمام امراض کیلئے ایک بہترین سنون ہے۔ بہت محنت کے بعد تیار کیا جاتا ہے۔ اجزا برائے ملاحظہ درج کئے جاتے ہیں:-
برگ مدار۔ کشتہ استخوان بز۔ کشتہ صدف اصلی۔ توتیا۔ کشتہ نشادر۔ روغن نشادر۔ جڑھ نیم۔ ثمر نیم۔ روغن ثمر نیم۔ تخم بکائن۔ کوڑیہ۔ تمتہ۔ ہریڑ۔ آملہ۔ کشتہ استخوان طاؤس۔ نمک سیاہ۔ برگ تمباکو۔ جڑھ تمباکو۔ سپاری ہردو قسم۔ کونین۔ پھول کتھہ۔ مرچ سیاہ۔ چھال ببول۔ دنداسہ۔ زنجبیل۔ کافور۔ عقر قرحا۔ چھلکا سبز اخروٹ۔ گل سداب۔ کشتہ سجی۔ چند انگریزی ادویات اور سرکہ کا مرکب ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ دو ۲ ماہ کیلئے بڑی شیشی ۱۲ عہ صرف

حبّ رفیق نسواں

میری بہنوں۔ میری عزیز بہنوں۔ لائیکوریا یا سیلان الرحم کی کمبخت بیماری نے آپکے تمام جسم کو کمزور کر دیا ہے۔ جہانتک مجھے بہنوں سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ ۸۰ فیصدی بہنیں اس موذی مرض کا شکار ہو رہی ہیں۔ اور جس دوائی کے حالات کو پڑھتی ہیں، فوراً منگواکر استعمال شروع کر دیتی ہیں فائدہ خاک بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ حیرانی اور پریشانی بڑھتی ہے۔ میری دوائی نہ خاندانی ہے نہ جدّی جائیداد کے طور پر ملی ہے۔ بلکہ میری اپنی کوشش اور تجربہ کا پورا نچوڑ ہے۔ اس دوا سے جسم مضبوط۔ سفید رطوبت رفع۔ ہاضمہ درست۔ دل کو طاقت۔ چہرہ پر رونق بھوک خوب لگتی ہے قبض رفع۔ چہرہ کا رنگ سرخ و سفید نکل آتا ہے۔ حبّ رفیق نسواں۔ ۴۰ گولیوں کی پوری خوراک قیمت دو ۲ روپے دو ۲ آنے

ملنے کا پتہ:- ایل النساء بیگم احمدی حکیم حاذق معرفت یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز خواتین

اگر آپ اپنے چہرے پر ملاحت اور شگفتگی پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ تو آپ ہمارے مشہور "غازہ حسن افروز" کا استعمال کریں۔ اس کے صرف ہفتہ عشرہ کے استعمال سے چہرے کے بدنما داغ۔ کیل۔ تل۔ مہاسے۔ اور چھائیاں وغیرہ تمام دُور ہو جاتے ہیں۔ پژمردہ اور روکھے چہروں پر تروتازگی اور سرخی کی جھلک و شگفتگی لاکر چہرے کو خوبصورت اور حسین بنا دیتا ہے۔ ایک دفعہ جن خواتین نے اسکو استعمال کر لیا۔ پھر کوئی دوسری چیز ان کو پسند نہیں آتی۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

ہیئر آئل یہ تیل بالوں کی سیاہی۔ درازی اور چمک کا بہترین محافظ ہے۔ جو بال قبل از وقت سفید ہو گئے ہوں یا ہو رہے ہیں۔ اس کے چند دنوں کے استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر سیاہ ہی پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں دماغی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُر تاثیر ہے۔ نیز اس کی اعلےٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس کی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھنے میں بھی نہایت مؤثر ہے۔ مثل اور خوشبودار تیلوں کے اگر اس تیل کا استعمال رکھا جائے۔ تو تمام دماغی امراض سے محفوظ رکھے گا۔ اور بال عمر بھر سفید نہیں ہونگے۔

قیمت فی بوتل (۸ اونس) چار روپے۔ نصف بوتل (۴ اونس) دو روپے۔ علاوہ محصولڈاک

لیکوریس یہ دوا مستورات کی ان پوشیدہ بیماریوں کا یقینی علاج ہے۔ جو انکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل ہی خراب کر دیتی ہیں۔ سر درد۔ درد کمر۔ دل و دماغ کمزور۔ حافظہ میں کمی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا۔ اور تمام بدن میں سُستی و کاہلی وغیرہ امراض جو لاحق ہو جاتے ہیں۔ اسکی پہلی چند خوراکوں سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور طاقت میں کافی اضافہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ رنگ سُرخ ہو جاتا ہے طبیعت خوش اور بشاش [illegible] ہے تمام جسم ہلکا اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ اولاد بھی تندرست پیدا ہوتی ہے۔ قیمت پانچ روپے علاوہ [illegible]

بے بی ٹانک یہ دوا شیرخوار بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے استعمال سے بچے کے دانت بآسانی نکل آتے ہیں۔ اور دانت نکلنے کے زمانہ میں جو جو تکالیف بچہ کو ہوتی ہیں۔ ان سے بچہ محفوظ رہتا ہے۔ جن بچوں کو کھایا پیا یا رنگ نہیں لگتا۔ ان کیلئے بھی یہ بہترین دوا ہے۔ تندرست بچوں کے لئے بھی یہ دوا نہایت مفید ہے۔ اسکے استعمال سے انکا نشو و نما خوب ہوتا ہے۔ اور وہ دیگر بیماریوں کے حملہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہر عیالدار گھر میں اس دوا کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ **زنانہ دار الصحت ڈاکخانہ کھرڑ ضلع انبالہ (پنجاب)**

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا